بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الحدیث و اصحاب الحدیث

جہاں کچھ دوستوں کے لیے گالی بن گیا ہے وہاں وہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے اپنے اندر بلا کی کشش بھی رکھتا ہے، کیونکہ یہ وہ مبارک لاہوتی کیمرہ ہے، جس میں حامل قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو بہو تصویر دیکھی جا سکتی ہے اور وہ مبارک آئینہ ہے جس میں قرآن پاک "مرئی" شکل میں مشہود اور موجود کیا جا سکتا ہے، اگر کوئی دیکھنا چاہے کہ اپنے دور کے عصری مسائل اور تقاضوں سے کیسے عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے تو ان کو چاہیے کہ وہ اس "نبوی عہد مبارک" کے ۲۳ سال کا مطالعہ کیجیے جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شب و روز کا امین ہے۔

اصحاب الحدیث (اہل حدیث) یہ وہ تحریک ہے جس نے قرآن و حدیث کو ایک ساتھ لے کر چلنے پر خصوصی اصرار کیا اور ان لوگوں کی سخت مزاحمت کی جنھوں نے کتاب و سنت کی موجودگی میں اپنے گرد و پیش میں بھی کشش محسوس کی۔ خاص کر یہ دیکھ کر کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کے ہوتے ہوئے دوسری غیر سرکاری شخصیتوں کے افکار اور اعمال کے مطالعہ میں کیوں کھو کر رہ گئے ہیں۔ جیسے وہ بھی "فرستادۂ خدا" ہوں تو ان کو خدا کا واسطہ دے کر ان سے اپنے تعامل پر نظر ثانی کی اپیلیں کیں اور کیے جا رہے ہیں اور ہر دور میں آگے بڑھ کر دنیا کے درپیش مسائل کے سلسلے میں کتاب و سنت کی روشنی مہیا کر کے مایوسی سے بچایا ہے۔

جماعت اہل حدیث نے کتاب و سنت کے تحفظ، نشر و اشاعت اور اتمام کے لیے ماضی میں جتنی اور جیسی کچھ روایات چھوڑی ہیں، وہ ان کی خدمات کا ایک سنہری باب ہے جسے اقوام و ملل کی تاریخ میں نمایاں مقام حاصل رہے گا۔ تاریخ اسلام میں قرآن حکیم کے بعد جس موضوع کی تدوین، تہذیب اور تعلیم کی طرف سب سے پہلے توجہ دی گئی وہ علم حدیث کا موضوع ہے اور اس کی طرف سب سے پہلے جس گروہ نے توجہ دی وہ بھی طائفۂ منصورہ یعنی اصحاب الحدیث تھے، اور یہ وہ مبارک کارواں ہے جس نے احادیث کی تلاش میں روئے زمین کی خاک چھان ماری اور صفحۂ ارضی پر پھیل کر چشم فلک کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

نہ جانے کس کو دیکھا ہے کہ اب تک نگاہِ آسماں سوئے زمیں ہے

حدیث کے سلسلے میں اصحاب الحدیث نے پیدل جو سفر کیے ان میں صحرا اور دریا، پہاڑ

اور سمندر، سردی اور گرمی، غرض کوئی بھی جاں گسل مرحلہ ان کا راستہ نہ روک سکا، اور ان کے ان "رحلات" کو اس قدر مبارک تصور کیا گیا کہ ان کو دیکھ کر ہر شخص کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ انہی دیوانوں کے الٰہی اسفار میں دنیا کے دکھوں کی دوا بھی ہے۔ سرخیل اولیا، حضرت امام اعمش کے تلمیذ رشید اور حضرت امام ابوسفیان ثوری اور حضرت امام اوزاعی کے شیخ حضرت ابراہیم ابن ادہم متوفی ۱۶۱ھ اصحاب الحدیث کے ان کاروانوں کا نظارہ کر کے بول اٹھے کہ:

ان اللہ تعالیٰ یدفع البلاء عن ہذہ الامۃ برحلۃ اصحاب الحدیث (مقدمہ ابن الصلاح)

اللہ تعالیٰ اصحاب الحدیث کے سفر کی برکت سے اس امت کی بلاؤں کو دور کرتا رہتا ہے۔

ایک تو اس کا مفہوم یہی ہے کہ جن لوگوں کے شب و روز کتاب اللہ کے بعد "حدیث پاک سیرت طیبہ" کے مطالعہ کے لیے وقف ہیں واقعی اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے، ان کو مختلف مصائب اور ابتلاء سے بچا لیتا ہے: حضرت امام ترمذیؒ نے اپنی سنن کے بارے میں فرمایا تھا کہ "یہ ترمذی شریف (حدیث کی کتاب) جس گھر میں ہوگی اس میں گویا اللہ کے نبی بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

من کان فی بیتہ ھذا الکتاب فکانما نبی یتکلم (تذکرۃ الحفاظ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (پ ۹ - سورۃ انفال ع ۴)

اور (اے پیغمبر) خدا ایسا (بے مروت) نہیں ہے کہ آپ ان (لوگوں) میں (موجود) ہوں اور (پھر) وہ (آپ کے ہوتے) ان کو عذاب دے۔

اصحاب الحدیث کو شرف بھی حاصل ہے کہ یہ خوش نصیب لوگ ساری امت سے زیادہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھتے رہتے ہیں حضور کا ارشاد ہے کہ: تو پھر (یہ درود) تیری دنیوی فکروں اور بے چینیوں کو کافی رہے گا۔

اذا یکفی ھمک ویکفرلک ذنبک (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن)

دوسرا اس کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا جب کبھی بظاہر لاینحل مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔ اصحاب الحدیث ہی نے کتاب و سنت کی روشنی مہیا کر کے ہمیشہ ان کی دستگیری کی ہے اور قرآن و حدیث کی مشعلیں روشن کر کے خلق خدا کو جہل و سرکشی کے مہلک اندھیروں سے نکالا ہے۔ کیونکہ اصحاب الحدیث کا وجود دراصل وقت اور حالات کے دواعی اور مقتضیات کا جواب ہے چنانچہ جن حضرات نے کتب احادیث کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ انھوں نے اپنے دور کے مسائل کو سامنے رکھ کر تبویب (عنوان)

مقرر کی اور لوگوں کو نبوی حل مہیا کیے ہیں اور یہی ذمہ داری اب اس مبارک طائفہ کے جانشین موجودہ اہل حدیثوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ ماضی قریب میں اس جماعت کے رہنماؤں نے احادیث پر کام کر کے جو نمونے پیش کیے وہ اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ انھوں نے اپنی ذمہ داری کا احساس کیا ہے۔ ہاں یہ بھی ایک سانحہ ہے کہ اس میدان میں جو کام انفرادی طور پر افراد نے کیا ہے جماعت کی تنظیموں نے نہیں کیا۔

اب وقت ہے کہ اصحاب الحدیث میدان میں آ گے آئیں اور "شائیں بائیں" کے خول سے نکل کر ملک و ملت، کو درپیش مسائل کے سلسلے میں کتاب و سنت کے حل پیش کریں، تحریر اور تقریر کے ذریعے جہل اور بے خبری کے اندھیروں اور ظلمات کے پردوں کو چاک کریں اور اپنی تحریر اور تقریروں کے دائروں کو وسیع کریں۔ جدید ضرورتوں کے مطابق حسبِ حال کتابیں تدوین کر کے خلقِ خدا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ بالخصوص معاملات کے بارے میں ملک و ملت بلکہ نوع انسانی کو جو جدید الجھنیں درپیش ہیں، ان کو حل کرنے کی کوشش کی جائے، لہٰذا ہمیں یہ دیکھ کر سخت اذیت ہوتی ہے کہ ہر منکر اور مدعی ٹنڈ ھ کی گنڈی لے کر میدان میں اتر آیا ہے اور کتاب و سنت کے بجائے "کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا" کے مصداق اپنی اپنی دکانیں سجا کر خلقِ خدا کو اسلام کے نام پر نجی اغراض کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور جو اس کے بجا وارث ہیں یعنی اصحاب الحدیث وہ اپنی سرکاری حیثیت کا احساس کر کے دنیا کو ہمہ گیر دعوت دینے کے بجائے چند سطحی امور کو اپنی مساعی جمیلہ کا ہدف بنا کر بیٹھ گئے ہیں بلکہ اس بحرِ بے کراں کو جوئے تنگ داماں میں محدود کر کے رکھ دیا ہے۔ یا للعجب!

بہر حال جماعت میں اب بھی زرخیز ذہن، علم و حکمت کے حامل اور عصری ضرورتوں سے آگاہ اہل دل علماء اور فضلا موجود ہیں۔ ان سے کام لیا جا سکتا ہے، اگر ان افاضل اور اکابر کو موقعہ دیا جائے تو اندازہ ہے کہ ہم عصر حاضر کی لن ترانیوں کے سامنے شرمسار نہیں ہوں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اصحاب الحدیث پہلے اپنی منزل متعین کریں پھر اس کے مطابق وسائل فراہم کیے جائیں اور اللہ پر بھروسہ کر کے ملک و ملت کو جو دارو چاہیے وہ پڑیہ شفا ان کو مہیا کر دی جائے۔

(عزیز زبیدی)